https://ataunnabi.blogspot.com/

سلسلہ تصوف
نمبر(۱)

# مرآۃ الانوار

ترجمہ

# گنجِ اسرار

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ


تصنیف لطیف
حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ
المتوفی ۶۶۴ ھجری ۱۲۶۶ عیسوی

مترجم
حضرت پیر غلام دستگیر نامی سہروردی حامدی رحمۃ اللہ تعالیٰ
المتوفی ۱۳۸۱ ھجری ۱۹۶۱ عیسوی

ترتیب و تدوین جدید
فقیر ذوالمعنی وقاص علی قلندری



پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
پیش کش
وقاص علی قلندری




Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

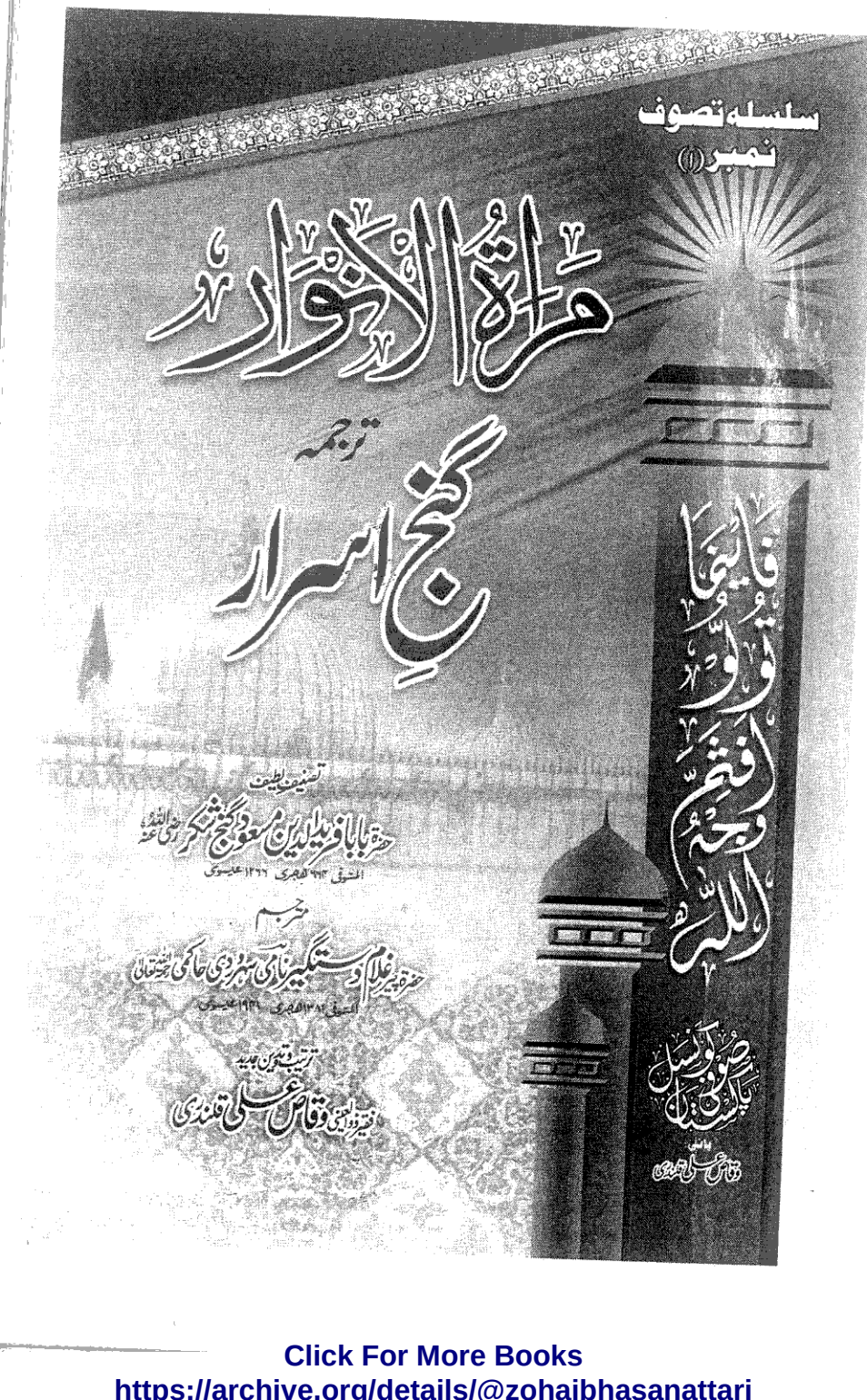


Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿جملہ حقوق بحق صوفی کونسل پاکستان محفوظ ہیں﴾


| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | _____ | مراۃ الانوار ترجمہ گنج اسرار |
| مصنف | _____ | حضرۃ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ |
| مترجم | _____ | حضرۃ پیر غلام نامی سہروردی حاکمی رحمۃ اللہ علیہ |
| اشاعت اول | _____ | 2011ء جنوری |
| صفحات | _____ | 40 |
| تعداد | _____ | 500 |
| کمپوزنگ | _____ | غلام محمد یٰسین |
| ناشر | _____ | صوفی کونسل پاکستان |
| قیمت | _____ | -/50 روپے |

## ملنے کے پتے

(۱) قادری رضوی کتب خانہ، گنج بخش روڈ، لاہور

(۲) مکتبہ حنفیہ، گنج بخش روڈ، لاہور

(۳) المعارف، گنج بخش روڈ لاہور

(۴) نعیم جیولرز 125- کرشنا گلی، باغبانپورہ لاہور۔ 0346-4440112


Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



# احوال حضرۃ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

از: مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۱۳۰۷ ہجری/۱۸۹۰ عیسوی)

یہ بزرگ خاندان چشت اہل بہشت میں ترک و تجرید و زہد و ریاضت و علم و عمل و کشف و کرامت میں ہر ایک سے سبقت لے گئے تھے۔ ذوق و شوق و محبت و وجد و سماع سے ان کو کمال شغل رہتا تھا۔ زہد و ریاضت راہِ خدا میں جس قدر انہوں نے کیا ہے۔ کسی نے متقدمین اولیاء میں سے بھی نہیں کیا۔ روزہ آپ کا دائمی تھا۔ جب افطار کرتے تو درختوں کی پتی ان کی خوراک تھی۔ تمام روز خدام کی تلقین میں گزر جاتا اور رات عبادت میں۔ ان کا باپ جمال الدین سلیمان ان کا بھانجا سلطان محمود غزنوی کا سلطان شہاب الدین غوری کے وقت کابل سے لاہور میں آیا۔ چندے قصبۂ قصور میں سکونت رکھی پھر ملتان میں گیا اور وجیہ الدین خجندی کی دختر قرسم خاتون سے نکاح کیا۔ اس کے بطن سے تین بیٹے پیدا ہوئے۔ ایک شیخ اعزالدین محمود، دوم فرید الدین مسعود، تیسرے نجیب الدین متوکل کہ یہ تینوں بھائی اپنے زمانے کے یگانہ تھے اور شجرہ ان کے بزرگوں کا سترہ واسطوں کے ساتھ سلطان ابراہیم بن ادھم کے ساتھ اور تئیس واسطوں کے ساتھ حضرت فاروق اعظم عمر ابن الخطاب کے ساتھ منتہی ہوتا ہے۔ اس طرح پر کہ حضرت شیخ فرید الدین بن جمال الدین سلیمان بن شعیب بن احمد بن یوسف بن محمد بن شہاب الدین بن احمد المشہور بہ فرخ شاہ بادشاہ کابل بن نصیر الدین بن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



محمود المعروف بہ نشیماں شاہ بن سامان شاہ بن سلیمان مسعود بن عبداللہ بن واعظ الاکبر بن ابوالفتح بن اسحاق بن سلطان المتقین ابراہیم بادشاہ بلخ بن ادھم بن سلیمان بن ناصر بن عبداللہ بن امیر المومنین فاروق اعظم عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ۔ بعد وفات فرخ شاہ بادشاہ کابل کے جب کابل کا ملک شاہان غزنی نے لے لیا۔ اس خاندان سے سلطنت جاتی رہی مگر اولاد اس کی بدستور کابل میں رہی۔ پھر جب چنگیز خاں سلطان خوازم پر غالب آیا اور شہر کابل پر آفت آئی تو حضرت کے جد بزرگوار لڑائی میں شہید ہوئے اور شیخ جمال الدین سلیمان ہندوستان کو چلے آئے۔ ولادت حضرت گنج شکر کی سال پانسو بیاسی ہجری میں بموضع کھوتوال علاقہ ملتان عمل میں آئی۔ پرورش بھی حضرت نے ملتان سے پائی۔ خرقۂ خلافت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی دہلوی سے پایا۔ حضرت نے سیر بھی بہت کی اور بہت بزرگوں سے فیض باطنی پایا۔ بعد حصول خرقۂ خلافت حضرت نے شہر ہانسی میں سکونت اختیار کی پھر اجودھن میں آ کر قیام پذیر ہوئے۔ حضرت کے خوارق و کرامت ہزاروں درج تواریخ کتب ہیں۔ اس مختصر میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔ شائق کتاب خزینۃ الاصفیاء میں دیکھ لے مگر ایک کرامت کا ذکر منجملہ ان کے یہاں بھی لکھا جاتا ہے کہ حضرت نے ایک قطعہ زمین ایک شخص سے شمول خانقاہ کے لئے قیمت دے کر خریدا۔ چند ماہ کے بعد ایک اور دعویدار اس زمین کا پیدا ہوا اور اس نے استغاثہ اس دعوے کا دیپالپور میں جا کر حاکم شاہی کے روبرو پیش کیا۔ وہاں سے حضرت کی اصالتاً یا وکالتاً طلبی ہوئی۔ حضرت نے ایک خادم کو جوابدہی کے واسطے بھیجا۔ پھر گواہ طلب ہوئے جن سے زمین ملکیت بائع کی ثابت ہو۔ حضرت نے حاکم کے بار بار تقاضے سے تنگ آ کر فرمایا کہ اس گردن ٹوٹے کو کہہ دو کہ خود آ کر زمین سے پوچھ لے۔ اگر زمین گواہی نہ دے گی تو ہم گواہ بھیج دیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



گے۔ حاکم یہ بات سن کر کمال متعجب ہوا اور کہا کہ اچھا ہم چلتے ہیں۔ اگر زمین نہ بولی تو فرید اس بات کی سخت سزا پائے گا۔ پس حاکم خود سوار ہو کر آیا اور ہزاروں لوگ دیکھنے والے جمع ہوئے۔ جب مجمع ہو چکا تو اول مدعی کو حکم ہوا کہ زمین سے اپنی ملکیت کا سوال کرے۔ چنانچہ اس کے سوال پر زمین نے کچھ آواز نہ دی پھر حضرت کی طرف سے ایک خادم نے زمین سے پوچھا کہ تو کس کی ملکیت ہے۔ زمین سے آواز آئی کہ میں اس کی ملکیت تھی۔ جس نے فرید کے پاس مجھ کو فروخت کیا اور اب ملکیت خواجہ فرید کی ہوں۔ یہ بات سن کر حاکم حیرت میں آیا اور مدعی کو سخت سزا دی۔ بعد فیصلے کے جب وہاں سے چلا تو گھوڑے نے ناخن لیا اور وہ گھوڑے سے گر پڑا۔ اسی وقت گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا۔ نعوذ باللہ من غضب الاولیاء۔ وفات حضرت کی پانچویں ماہ محرم ۶۶۴ ہجری میں واقع ہوئی اور روضہ منورہ بمقام پاک پتن زیارت گاہ خلق ہے۔ (حدیقۃ الاولیاء، ۴۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



# ملفوظات و تصانیف
# حضرۃ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

(۱) گنج اسرار (فارسی)

از حضرۃ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

(۲) فوائد السالکین (فارسی)

از حضرۃ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

(۳) اسرار الاولیاء (فارسی)

از حضرۃ شیخ بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

ملفوظات: حضرۃ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

(۴) راحت القلوب (فارسی)

از حضرۃ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

ملفوظات: حضرۃ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

(۵) اشلوک (پنجابی)

از حضرۃ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



# تعارف رسالہ گنج اسرار

یہ رسالہ گنج اسرار تصنیف ولطیف حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۶۴ ہجری/ ۱۲۶۶ عیسوی) بزبانِ فارسی حضرت غلام رکن الدین محمد مراد بخش سہروردی القادری ولد کرم شاہ المعروف میاں مسیتا شاہ ابن شیخ ابو الفتح المشہور شاہ جیو قریشی الہاشمی البکاری الحارثی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۱۵ ہجری/ ۱۸۰۲ عیسوی) نے جمعہ ۱۱ ربیع الاول ۱۲۰۷ ہجری بمطابق ۲۶-اکتوبر ۱۷۹۲ء میں ڈیرہ کنگرہ میں نقل کیا اور حضرت غلام دستگیر نامی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۱ ہجری/ ۲۹۶۱ عیسوی) پسر نبیرہ برادر حضرت مراد شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جدی کتب خانہ رتہ پیراں سے حاصل کیا اور اس کا اردو ترجمہ کیا اور ۱۳۷۳ ہجری/ ۱۹۵۴ عیسوی میں ناشر ملک چنن الدین اللہ والے نے شائع کیا اور آج ۵۶ سال بعد فقیر ذوالعینی وقاص علی المتخلص بہ قلندری عفی عنہ نے یہ رسالہ ۲۴ ذوالحجہ ۱۴۳۱ ہجری بروز بدھ ۱-دسمبر ۲۰۱۰ عیسوی میں نقل کیا اور اس مقدس رسالے کا نام ''مراۃ الانوار'' ترجمہ گنج اسرار رکھا۔ اُمید ہے ناظرین اسے عقید تمندانہ نظر سے دیکھیں گے۔ حق تعالیٰ ہمیں صوفیاء عظام و اولیاء کرام سے دلی محبت و الفت اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بحرمت محمد واله الابجا دو تمم بالخير والصواب واليه المرجع والماب

ترجمہ: محمد اور آپ کی جید آل کے حرمت سے۔ خیر کے ساتھ خاتمہ ہو اور بہتری نصیب ہو اسی کی طرف لوٹنا اور وہی پہنچنے کی جگہ ہے۔ اسی کی طرف ہے۔

از قلم

فقیر ذوالعینی وقاص علی المتخلص بہ قلندری عفی عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## اصل فارسی متن (1):

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العلمین والعاقبۃ اللمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔

بعدمی گوید درویش فرید مسعود اجودھنی غفراللہ ولوالدیہ واحسن الیہماد الیہ کہ ایں رسالہ فارسی درمیان شرح معرفتِ دل وماھیتِ آں در قلم آوردما کیا۔ عن اللہ تعالیٰ لا یسعنی فی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی فی قلب عبد مومن کما قال اللہ تعالیٰ قلب المومن اکبر من العرش واوسع من الکرسی مراد ازیں عظمت وسعت بزرگی قلب مومن است کہ عشق الٰہی وسر الٰہی وروح الٰہی و معرفت ذکر الٰہی دراوست، فاما اے عزیز از آنگاہ کہ ایں قلب در عالم بصلاح موصوف شد موصوف شد ھمہ تن بصلاح وبرگاہ کہ مخصوص شد بفساد موصوف گردوھمہ تن بفساد۔ کما قال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان فی جسد بنی آدم مضغۃ اذا اصلحت صلح بھا سائر الجسد واذا فسدت فسدبھا سائر الجسد الاوھی القلب یعنی بدرستی وراستی کہ در وجودِ بنی آدم پارۂ گوشت است۔ چوں نیک صلاح یافت صلاح یابد برآں جملہ وجودِ بنی آدم۔ وچوں آں فساد یافت فساد یابدبرآں جملہ وجودِ بنی آدم ۔ومعنی لا یسعنی ی ارضی ولاسمائی ولا کن یسعنی فی قلب عبد مومن۔ چنیں باشد۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کہ حق تعالیٰ می گوید کہ نیست گنجائے من در زمین و نہ بر آسمان مگر آنکہ وردل بندۂ مومن۔ اے عزیز اگر گویند کہ دل مومن پارۂ گوشت است بدیں فراخی نہ زمین نہ آسمان چگونہ راست آید۔ کہ گفتہ اند کہ مراداز وسعت صلاح دراستی اوست۔ واما آگاہ باش کہ صلاح حاصل نشود مگر تزکیہ وتصفیہ وتجلیہ۔ تزکیہ پاکئی نفس است از اوصاف ذمیمہ وتصفیہ صفائی دل است از اوصاف مذمومہ۔ وتجلیہ روشنائی روح است تا از ماسوی اللہ پاک نشود ایں صفات حاصل نہ کند۔

اردو ترجمہ (1):

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا۔

تعریف کا مستحق اللہ تعالیٰ دنیا جہان کا پالنے والا ہے اور عاقبت بالخیر متقیوں کے لئے ہے اور درود اور سلام بے پایاں کے سزاوار خدا کے رسول محمد ﷺ اور ان کی آل اور تمام اصحاب کبار ہیں۔

حمد وثناء کے بعد درویش فرید مسعود اجودھنی غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ وَلِوَالِدَيْهِ وَاَحْسَنَ اِلَيْهِمَا وَاِلَيْهِ (اللہ تعالیٰ اس کی اور اس کے والدین کی مغفرت فرمائے اور اس کے ماں باپ کے ساتھ اس پر بھی احسان کرے) اور اس کی ماہیت (پہچان) کی تشریح ہے۔ حدیث قدسی ہے۔ لَا يَسَعُنِيْ فِيْ اَرْضِيْ وَلَا سَمَائِيْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



وَلٰکِنْ یَّسْعَنِیْ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ یعنی زمین و آسمان میرے متحمل نہیں لیکن قلب مومن میرا متحمل ہے۔

اور نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ قَلْبُ الْمُؤْمِنْ مِنْ اَکْبَرُ مِنَ الْعَرْشِ وَاَوْسَعُ مِنَ الْکُرْسِیْ (یعنی مسلمان کا دل عرش سے بڑا اور کرسی سے زیادہ وسیع ہے) اس سے مومن کے دل کی عظمت اور بزرگی کا اظہار مقصود ہے۔ کیونکہ یہ (قلب مومن) اللہ تعالیٰ کے عشق، اسرار، روح، معرفت اور ذکر کا گنجینہ ہے۔

اے عزیز! جان لے کہ اگر دنیا میں یہ دل اصلاح پذیر ہو جائے تو تمام سراپا اصلاح ہو جاتا ہے اور اگر اس میں فساد واقع ہو تو پھر تمام جسم کے لئے خرابی ہی خرابی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اِنَّ فِیْ جَسَدِ بَنِیْ آدَمَ مُضْغَۃٌ اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ بِھَا سَائِرِ الْجَسَدِ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَبِھَا سَائِرِ الْجَسَدِ اِلَّا وَھِیَ الْقَلْبِ انسان کے جسم میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے جس کے اصلاح پذیر ہونے سے تمام جسم درست ہو جاتا ہے اور خراب ہونے سے سارے تن بدن میں خرابی واقع ہو جاتی ہے اور وہ گوشت کا لوتھڑا دل ہے۔

اور لایسعنی فی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی فی قلب عبد مومن کے معنی یہ ہیں کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں زمین میں سما سکتا ہوں نہ آسمان میں۔ میری سمائی صرف مومن بندے کے دل میں ہو سکتی ہے۔

اے عزیز اگر کوئی کہے کہ دل خواہ مومن ہی کا ہو صرف ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ وہ زمین و آسمان سے کس طرح وسیع ہو سکتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وسعت سے مراد اس کی اصلاح (نیکی) اور راستی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ دل کی اصلاح تزکیہ (پاکیزگی) تصفیہ (صفا) اور تجلیہ (جلا) سے حاصل ہوتی ہے۔

تزکیہ سے مراد یہ ہے کہ بُرے اوصاف سے نفس کو پاک کیا جائے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



تصفیہ سے یہ کہ دل کو بُری باتوں سے صاف رکھا جائے اور تجلیہ روح کی روشنائی کا نام ہے۔ جب تک دل ماسوی اللہ سے پاک نہ ہو یہ صفات حاصل نہیں ہو سکتیں۔

## فارسی متن (2):

پس مرید رایقین باید دانست کہ نفس پاک نشود مگر از عنایت ریاضت ومجاہدہ وطاعت گوناں گون۔ چنانچہ گوشت و خون کم گردوتابہ مغز استخواں رسد و مغز استخواں بگزارد۔ بعدہٗ نفس پاک شود۔ بعد ازاں کار بحکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کردہ باشد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتحبون ان الجنۃ عرائض النعیم فواللہ لا یدخلوھا حتی تکونوا کالبردۃ التی بہ تنزل من السماء واصل ایں کار کم خواری و شب بیداری است و کم خواری دست مذھد تاخشک نخوردد ہر چند کہ خشک حوزو نفسی مے کاھد۔ وچوں کم خوردن مقدار نیم سیر رسد۔ اندام از جملہ بریزد۔ وخون کم گردد۔ اکنوں برانکہ اے عزیز سستی جوارح واندامہا کہ در طاعت است مادام است کہ گوشت وخون اندام کم نشدہ است۔ ہرگاہ کہ گوشت وخون کم شود۔ بعد ازاں جوارح درطاعت سبک آیدو بمیشہ درطاعت و عبادت سبک شود۔ و شب در نوافل بسیار صرف کند۔ خاصہ در آخر شب۔ چنانچہ در قرآن میفرماید۔ قال اللہ تعالیٰ ومن اللیل فتھجد بہ نافلۃ لك عسیٰ ان یبعثك ربك مقاماً محمودا ۔ وچوں کلی کاربا ستقامت پزیرد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



نفس پاک تزکیہ این است۔ کہ ایں جاحیرت درصفات حاصل آید۔ وحصول مقصود در تصفیہ دل است وازیں گوہر دل پیدا آیدوول صاف نشودتا پاس انفاس نکسندو پاس انفاس آنست ہر نفس کہ برآید و فرد نشنید مرید رابا ید کہ ذاکر باشد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکل مصقلۃ ومصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ۔

اردو ترجمہ (2):

مرید کو یقین ہونا چاہیے کہ نفس بڑی ریاضت، مجاہدہ اور طاعتِ گوناگوں (طرح طرح کی عبادت) سے پاک ہوتا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ گوشت اور خون کم ہوتا ہوتا مغز کی ہڈیوں تک پہنچ جائے۔ اور مغز بھی ہڈیوں کو چھوڑ دے۔ جب یہ حالت ہو جائے تو نفس کے لئے پاکیزگی یقینی ہے۔ پھر افعال کا حکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق سرزد ہونا لازمی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَتُحِبُّوْنَ اِنَّ الْجَنَّۃَ مَرِیْضُ النَّعِیْمِ فَوَاللّٰہِ لَا یَدْخُلُوْھَا حَتّٰی تَکُوْنُوْا کَالْبُرْدَۃِ الَّتِیْ بِہٖ تَنَزَّلُ مِنَ السَّمَاءِ (یعنی کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہارا ٹھکانا جنت ہو خدا کی قسم اس میں داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ تم آسمان سے نازل ہونے والے ژالہ کی طرح نہ ہو جاؤ)۔

اور اس کام کی اصل کم کھانا اور رات کو بیدار رہنا ہے۔ غذا خشک ہو تو کم کھائی جاتی ہے۔ اور نفس خشک کھانے سے دُبلا ہوتا ہے۔ جب غذا کھاتے جائیں اور نیم سیری (آدھا شکم خالی رہنے) تک نوبت پہنچ جائے تو جسم گھٹنا اور خون کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اے عزیز! جان لے کہ جسم اور اعضاء کا عبادت میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ست ہونا اس وجہ سے ہے کہ جسم کا گوشت اور خون گھٹا نہیں۔ جب گوشت اور خون میں کمی ہو جائے تو اعضا سبک ہو کر عبادت کی طرف راغب اور مشغول ہو جاتے ہیں۔

مرید کو چاہیے کہ رات نفل پڑھتا رہے خاص کر رات کے آخری حصہ میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (یعنی رات کے ایک حصے میں نماز تہجد پڑھا کرو جو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فائدہ مند ہے۔ امید ہے آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دے گا۔

جب کام میں استقامت آ جائے تو نفس پاک ہو جاتا ہے اور اسی کا نام تزکیہ ہے۔ حصول تزکیہ سے صفات میں پختگی آتی ہے۔ دل کی صفائی سے یہی مقصد حاصل ہوتا ہے اور جب تک صفائی قلب کا جوہر پیدا نہ ہو دل پاک نہیں ہوتا اور دل پاس انفاس (محافظت نفس) سے ہی پاک ہوتا ہے اور پاس انفاس سے مراد یہ ہے کہ جو سانس سینے میں آئے جائے اس میں اللہ ہی کا ذکر ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لِكُلِّ شَيْءٍ مِصْقَلَةٌ وَمِصْقَلَةُ الْقَلْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى (یعنی ہر چیز کے لئے صیقل کرنے کا آلہ ہوتا ہے اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے جلا پاتا ہے)۔

## فارسی متن (3):

اکنون بداں اے عزیز پاس انفاس بدو نوع است۔ یکے ذکر جلی۔ دوم ذکر خفی۔ عزیز من مرید راباید کہ در ابتدائے حال بذکر جلی مشغول باشد۔ ذکر جلی ذکر زبان است در

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



گفتن ذکر زبان مواظبت نماید۔ تاحضورِ دل حاصل آید واصلِ حصور این است که زمان و مکان نفس را دریابد۔ زمان برآمدن نفس است۔ ومکان فرورفتن نفس از ذکر الله خالی نباشد از کثرتِ ذکر جلی۔ وذکر خفی حاصل آید۔ پس سالك رایقین مے باید تا ازیں آگاہ باشد کہ در ہر شبان روز بیست و چہار ساعت است دور ہر ساعت ہزار نفس است۔ ہمہ اباید کہ در طاعت گزارد۔ آنگاہ سالك راہِ خدائے تعالیٰ باشد۔

اکنوں بداں اے عزیز! طاعت بردد نوع است۔ طاعت ظاہرو طاعت باطن۔ اول حال مرید را در طاعتِ ظاہر بایدبود۔ بپاس انفاس و بصوم وصلوٰۃ وکم خوردن و کم خفتن و کم باخلق بودن و ہمیشہ در ذکرماندن۔ فامادر طاعتِ باطن در ذکر باید بودن۔ ساعتے ازاں ساعتہا کہ بیست و چہار ساعت است۔ نفس رابہ بنددو تابحدے رساند کہ تنگی نفس باشد۔ ودر ہمہ حال ذاکر باشد۔ چوں کا راز حدِتنگی نفس بگزر دو طاقت بشریت محوشود از ایں چنیں اشتغال تنگیٔ انفاس باطن یك ساعت است۔ ازاں ساعت ہا کہ بیست وچہار ہزار ساعت است در ہرشبانِ روز کہ دراں ساعت تنگیٔ نفس مدخل خطر است کہ دریں ہیست وچہار ساعت بیست وچہار ہزار نفس است۔ در شبان روز دریں یك ساعت درمی آید۔ چنانچہ در خبر است الدین ساعتہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



فاجعلها طاعة وایں طاعتِ باطن است در پاس انفاس بذکر خفی کہ آں بہترین ساعتہا است۔ چنانچہ در خبر آمدہ است۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستین سنۃ۔

اردو ترجمہ (3):

اے عزیز! اب جان لے کہ پاس انفاس دو طرح حاصل ہوتا ہے۔ ایک ذکر جلی (آواز سے ذکر) سے اور دوسرا ذکر خفی (آہستگی سے ذکر) سے۔ عزیز من! ابتدائے حال میں مرید کو ذکر جلی میں مشغول ہونا چاہیے۔ ذکر جلی سے مراد زبان سے ذکر کرتا ہے۔ اسی میں مواظبت (پے در پے تکرار) ضروری ہے تاکہ حضور دل ہو جائے۔ اور حضور دل سے مراد یہ ہے کہ نفس کا زمان اور مکان معلوم ہو جائے۔ زمان سے سانس کا باہر نکالنا اور مکان اندر لے جانا ہے۔ لہٰذا نفس کو اللہ کے ذکر سے خالی رکھنا نہیں چاہیے۔ ذکر جلی کی کثرت سے ذکر خفی حاصل ہوتا ہے۔

سالک کو آگاہ ہونا اور یقین رکھنا چاہیے کہ ہر ایک رات دن چوبیس ساعت میں منقسم ہے۔ اور ہر ساعت میں ہزار انفاس (سانس) ان سب کو عبادت میں بسر کرلے تو راہِ خدا کا سالک ہوسکتا ہے۔

اے عزیز! جان لے کہ طاعت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک طاعتِ ظاہر اور دوسری طاعت باطن مرید کو ابتدائے حال میں طاعت ظاہر اختیار کرنا چاہیے۔ اور اس کے لئے پاس انفاس، نماز و روزہ، کم خوری، کم خوابی اور خلقت سے کم میل جول رکھنا اور ہمیشہ ذکر میں مشغول رہنا ضروری ہے۔

مرید کو طاعتِ باطن میں ہمیشہ مشغول ذکر رہنے کے علاوہ حبس دم اس قدر رکھنا لازم ہے کہ سانس میں تنگی واقع ہو جائے۔ جب تنگی نفس کی حد سے گزر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



جائیں تو بشریت کی طاقت محو ہو جاتی ہے۔ رات دن کی چوبیس ساعتوں میں چوبیس ہزار سانس آتے جاتے ہیں۔ ایک ساعت کے لئے بھی سانس کی تنگی کا مشغلہ بہت سخت ہے۔ اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ اَلدِّیْنُ سَاعَۃٌ فَاجْعَلْھَا طَاعَۃٌ (یعنی دین (حساب، جزا، اطاعت) ایک گھڑی ہے اس میں عبادت کرلو) اس سے طاعتِ باطن مراد ہے۔ یعنی ذکر خفی سے پاس انفاس۔ اور جو گھڑی اس میں بسر ہو وہ سب ساعتوں سے بہتر ہے۔ چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تَفَکُّرُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ سِتِّیْنَ سَنَۃٍ (یعنی ایک گھڑی ذکر الٰہی میں محو رہنا ساٹھ برس کی عبادت سے اچھا ہے)۔

## فارسی متن (4):

عزیزِ من در تفکر ساعت پاس انفاس ہر گاہ کہ ساعتے ازاں ساعت بود در تفکر پاس انفاس درھمہ حال ذاکر باشد تا حدِ تنگی نفس وایں تصفیہ دل است۔ و دل صاف نشود تاھمہ حال ذاکر نباشد و نفس رابہ بندد کہ تاحد تنگی نفس بہ تنگیٔ نفس رسد۔

اے عزیز! نفس سخت تراست از آتش دوزخ زیرا کہ از آتش نفس پردھا کہ گردِ دل است بگدازد۔ وپروھا کہ فرودینہ است زائل شود و خناس مثلِ کاہ خشک گردد وبالائے پردہ نشستگاہ خناس است کہ وبے بر سر دل نشستہ است۔ کما قال اللہ تعالیٰ خناس الذی یوسوس فی صدورالناس من الجنۃ والناس۔ برائے دفع ایں اقوال ساعۃً فساعۃً دوام بذکر خفی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مشغول باشد کہ آں محاربہ کردہ است باخناس و بالشکر ھائے اووھوا ھائے او۔

اردو ترجمہ (4):

عزیز من! تفکر میں ایک گھڑی پاس انفاس رکھنے اور تنگی نفس میں مشغول رہنے سے ہی تصفیہ دل ہوتا ہے اور جب تک ہر حالت میں ذاکر نہ ہوں دل صاف نہیں ہوتا اور جس دم میں اس حد تک کرنا کہ سانس میں تنگی واقع ہو جائے دوزخ کی آگ سے بھی زیادہ سخت ہے۔ آتش نفس سے دل کے اردگرد کے پردے پگھل جاتے ہیں۔ اور نچلے پردے زائل ہو جاتے ہیں اور خناس گھاس کی طرح خشک ہو جاتا ہے۔ پردوں کے اوپر خناس کی نشستگاہ ہے۔ وہ برسر دل بیٹھا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ خَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔ (یعنی خناس وہ ہے جو جنوں اور انسانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے)۔

اے عزیز! ان خناسی قوتوں کے دفع کرنے کے لئے ہر گھڑی ذکر خفی میں مشغول رہنا چاہیے۔ اسی کے ذریعے تم خناس سے، اس کے لشکروں سے اور اس کی خواہشوں سے جنگ کر سکتے ہو، یہی جہاد اکبر ہے۔

فارسی متن (5):

عزیز من! جہاد اکبر این است کہ در خبر آمدہ است از رسول علیہ السلام رجعنا من جہاد الاصغر الی جہاد الا کبر۔ بپاس انفاس ساعتے ازاں ساعتہا کہ گفتہ شدہ نفس رابہ بندد تا حد تنگیٔ نفس کہ درہمہ حال ذاکر باشد۔ کما قال اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعاً وخفیة تا کار از حد تنگی نفس بگزرد و طاقت بشریت محو شود۔ آں زماں عمودے از نور تجلیات حضرت تقدس تعالیٰ در باطن بندہ فرود آید۔ ایں جا جذبہ در ذات حاصل شود۔ نفس صفتِ دل گردد و دل صفتِ روح گردد۔ وازیں روح گنج دال است کہ دریں گنج ہفت گنج است و درہر گنجے گوہرے است از نور تجلی آں گوہر ہارا جذب کردہ اند۔ خناس و جمیع خطرات و تمامی اوصاف ذمیمہ دفع شود۔ قال علیہ السلام حاکیا عن اللہ یاعبدی انا عند ظنك وانا معك اذا دعوتنی معنی اے بندۂ من نزدیك گمانِ توام ومن باتوام چوں مرابخوانی پس باید کہ بندہ ہمہ خال خدا بخواند۔

## اردو ترجمہ (5):

رسول اللہ ﷺ سے حدیث میں وارد ہے۔ رَجَعْنَا مِنْ جِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلٰی جِهَادِ الْاَکْبَرِ (یعنی ہم جہادِ اصغر (سیفی) سے جہادِ اکبر (مجاہدہ) کی طرف رجوع کرتے ہیں) مراد اس سے یہ ہے کہ بیان کردہ ساعتوں میں سے ایک ساعت پاس انفاس سے نفس کو تنگیٔ نفس کی حد تک بند کرتے ہوئے ہر حال میں ذکر الٰہی کیا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً۔ (یعنی اپنے رب کا ذکر گڑگڑا کر اور خفیہ کرو)۔

اے عزیز! جب تنگیٔ نفس سے کام گزر جائے اور طاقت بشریت محو ہو جائے تو حق تعالیٰ کے نور تجلیات سے ایک عمود (ستون) انسان کے باطن میں اُترتا ہے۔ اور اس جگہ ذاتِ الٰہی کا جذبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ نفس دل کی صفت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اور دل روح کی صفت ہو جاتا ہے اور یہ روح دل کا خزانہ ہے۔ اور اس خزانے میں سات خزانے ہیں اور ہر خزانے میں تجلی الٰہی کے نور کا ایک گوہر ہے۔ ان گوہروں کے حصول سے خناس اور تمام خطرات اور بُرے اوصاف زائل ہو جاتے ہیں۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث قدسی ہے۔ یَاعَبْدِیْ اَنَا عِنْدَ ظَنِّكَ وَاَنَا مَعَكَ اِذَا دَعَوْتَنِیْ (یعنی اے میرے بندے میں تیرے گمان کے مطابق تیرے ساتھ ہوں، جبکہ تو مجھے پکارے) لہٰذا انسان کو ہر حالت میں خدا کو پکارنا چاہیے۔

## فارسی متن (6):

اکنوں بداں اے عزیز طاعتِ باطن این است۔ پس مرید را باید کہ برائے تصفیۂ دل و مبدم از یادِ حق تعالیٰ خالی نباشد۔ زیرا کہ ایں وسہائے حیات شما درقالب شماری نہادہ اند۔ ازیں مقصود پاس انفاس تاحد تنگی نفس است۔ چوں سالك بسر حد تنگیٔ نفس برسد زماں و مکانِ نفس دریابد۔ زمانِ اول ارادتِ ذاکر برآمدن نفس است۔ بذکر جلی مواظبت نماید تادر دل بکشاید وول را دو دریست۔ یکے بالا دوم آمدن نفس آں دربالینہ کشادہ گردد۔ وایں کار از کثرت ذکر جلی است۔

## اردو ترجمہ (6):

اے عزیز! جان لے کہ طاعتِ باطن یہی ہے (کہ ہر دم اللہ کا ذکر کرے) مرید کو چاہیے کہ دل کی صفائی کے لئے کوئی دم یادِ حق سے غافل نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



رہے۔ کیونکہ زندگی میں جتنے سانس لینے ہیں ان کو تمہارے جسم میں گن کر رکھا ہوا ہے۔ اور اس سے تنگی نفس کی حد تک پاس انفاس مقصود ہے۔

جب سالک تنگی نفس کی سرحد تک پہنچ جاتا ہے تو وہ نفس کا زمان و مکان پالیتا ہے۔ زمان اول یہ ہے کہ ذاکر ہر سانس میں ذکر جلی کرتا رہے۔ تاکہ دل کا کواڑ کھل جائے۔ دل کے دو دروازے ہیں۔ ایک اوپر اور ایک نیچے۔ سانس لینے سے بالائی دروازہ کھل جاتا ہے اور یہ کام ذکر جلی کی کثرت سے صورت پذیر ہوتا ہے۔

## فارسی متن (7):

اما اے عزیز صورت دل گل نیلوفر است۔ دو رخ خناس ایں رافرود گرفتہ است۔ بمثل عنکبوت تنہ کردہ یافتہ و پردھا کہ فرد داست قرار گاہِ اوفرود پروہا است و فرودِ دل نیز پرد ھاد ارد بمثل پر دھائے گل نیلوفر۔ پس سالک راہ خدائے تعالیٰ راد درزمان برآمدن نفس پاس انفاس باید تابذکر جلی مشغول باشد۔ از کثرت جلی در بالینہ کشادہ گردد۔ ودرِ فرودینا (ذکر خفی کشادہ گردد۔ دورونِ دل ہفت پہلو است۔ و در ھر پہلو گوہرے است۔ اول گوہر ذکر است۔ دوم گوھر محبت است۔ سوم گوھر عشق۔ چہارم گوھر سر است۔ پنجم گوھر روح است۔ ششم گوھر معرفت۔ ھفتم گوھر فقر است۔ اول دل رابہ سبب ایں گوھر ھا گنج گویندو خناس براں مؤکل است۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



بداں اے عزیز درون دل خون غلیظ است۔ پاک نشود مگر بذکر خفی درون و بردن دل علت بسیار غلیظ شدہ است۔ از غذائے ناقصہ و ناموافق از محبت ہائے فانی۔ واصل علت در دل صورت خناس است۔ بمثل صورت اژدہا خر طوم وارد۔ و در خرطوم خارے پُراز زہر است۔ ہر گاہ مرید از طعام باوجہ خورد خناس می گدازد و خرطوم باقوت دارد کہ دم بگرداند۔ بردل زندو زہرآں خار دردل اثرمی کند تا خطرات و جملہ اوصاف ذمیمہ ازیں جامتولد می شود۔

اردو ترجمہ (7):

اے عزیز! دل کی شکل گُلِ نیلوفر کی سی ہے۔ خناس نے اسے دو طرف سے پکڑا ہوا اور مکڑی کی طرح جالا تنا ہوا ہے۔ اور نچلے جو پردے ہیں وہی اس کی جائے پیدائش ہے۔ دل کے نیچے بھی نیلوفر کے پھول جیسے پردے ہیں۔

لہٰذا طریقِ الٰہی کے سالک کو لازم ہے کہ وہ سانس لینے کے وقت پاس انفاس رکھے اور ذکر جلی میں مشغول رہے۔ ذکر جلی کی کثرت سے بالائی در اور ذکر خفی سے نچلا دروازہ کھل جاتا ہے اور دل کے سات گوشے ہیں۔ ہر گوشے میں ایک گوہر ہے۔ پہلا گوہر ذکر ہے۔ دوسرا محبت۔ تیسرا عشق۔ چوتھا سر (بھید) ہے۔ پانچواں روح۔ چھٹا معرفت اور ساتواں گوہر فقر ہے۔ دل کو ان گوہروں کی وجہ سے گنج (خزانہ) کہتے ہیں۔ اس پر خناس مؤکل ہے۔

اے عزیز! جان لے کہ دل میں غلیظ خون ہے جو ذکر خفی سے ہی صاف ہوتا ہے۔ دل اندر اور باہر سے بڑی سخت بیماری مبتلا ہے۔ اور اس میں مرض کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



باعث ناقص اور ناموافق غذائیں اور فانی چیزوں کی محبت ہے۔ اور دل کی اصل علت خناس کی صورت ہے۔ جب مرید ناقص اور ناموافق (حرام) غذا کھالیتا ہے تو خناس وہ زہر دار کانٹا اس کے دل میں پیوست کر دیتا ہے۔ جس کے اثر سے خطرات اور بُرے اوصاف اس میں پیدا ہو جاتے ہیں۔

## فارسی متن(8):

پس اے عزیز حصولِ تصفیہ دل در قلت اکل حلال است۔ واصل قلت خشک خور دن است تا صورت خناس ضعیف شود د پر دھائے غلیظ بگداز دوپرد ھا کہ فرودینہ است خشک شود و در ذکر خفی مشغول گردد۔ بعد ازاں در بالینہ کشادہ گردد۔ نوع دویم بپاس انفاس بذکر خفی مشغول گردد۔ و ذکرِ خفی است کہ نفس را بہ بندد و درہمہ حال ذاکر بودتا بحد تنگی نفس رساند تا پردھائے درونِ دل کشادہ شود۔ ودرونِ دل کہ خون غلیظ است پاک گرددو۔ درہفت پہلو کہ اندرونِ دل است جائے گوھر است۔ سالہا بسیار از خوردن غذا ھائے ناوجہ کہ بھوائے نفس تصرف کردہ بود از شومت آں گوھر ھاسیاہ و مکدر شدہ است داز وصفِ خود بے وصف گشتہ باشد۔ وھر گاہ کہ سالک ساعتے ازاں ساعت ھا کہ گفتہ بذکرِ خفی مشغول باشد و نفس را بہ بندد واز حرارت تنگی نفس کدورت ہا کہ درون دل است و در پہلوے اوست مصفا گردد۔ ایں ھر ھفت گوھر بوصف خود باز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



گردند و دردن دل کشادہ شود تا پردھا سوراخ کند مثل دم سوزن۔ چندیں کہ نفس رابہ بند و تانفس سر ازیں سوراخ برآید۔ چنانچہ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ وپردھا کہ سالہا گزشتہ مسدود شدہ کشادہ نگردد تا تزکیہ دل و تصفیہ نکند۔

اردو ترجمہ (8):

اے عزیز! دل کی صفائی حلال غذا اور کم کھانے میں ہے اور وہ غذا بھی خشک ہو تا کہ خناس کا وجود کمزور ہو جائے۔ اور غلیظ پردے پگھل جائیں اور نچلے پردے سوکھ جائیں اور (مرید) ذکر خفی میں مشغول ہو جائے۔ پھر بالائی دروازہ کھل جائے گا۔

اور دوسرا طریق (خناس سے محفوظ رہنے کا) یہ ہے کہ پاس انفاس ذکر خفی اختیار کرے۔ اور ذکر خفی ہی ہے جس سے نفس مقید ہو جاتا ہے۔ پھر ہر حالت میں ذکر الٰہی میں مصروف رہنا چاہیے۔ یہاں تک کہ تنگی نفس حد تک پہنچ جائے اور دل کے اندرونی پردے کشادہ ہو جائیں اور دل کے اندر جو غلیظ خون ہے صاف ہو جائے۔

اور دل کے سات گوشوں میں جو گوہر ہیں وہ سالہا سال ہوائے نفس کی وجہ مکروہ غذائیں کھانے کی شامت سے سیاہ اور مکدر اور اپنا وصف کھو بیٹھتے ہیں۔ وہ اپنی اصلی حالت پر جبھی آسکتے ہیں جب سالک مذکورہ ساعتوں کی ساعت میں ذکر خفی میں مشغول ہو جائے اور حبس دم کرے۔ پھر تنگی نفس کی حرارت سے دل اور اس کے پہلو میں جو کدورتیں ہیں مصفا ہو جائیں گی اور ساتوں گوہر اپنی اصل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



صفت پر لوٹ آئیں گے دل کا اندرونی حصہ کھل جائے گا اور اس میں سوئی جتنا سوراخ ہو جائے گا تا کہ سانس اس سوراخ سے نکل سکے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ (یہاں تک اونٹ سوئی کے ناکے میں گھس جائے) اور جب تک کہ سالہا سال سے بند شدہ پردے نہ کھلیں دل کا تزکیہ اور تصفیہ اور تجلیہ نہیں ہو سکتا۔

## فارسی متن (9):

عزیز من برائے حصول سہ مرتبہ است۔ شریعت و طریقت و حقیقت حصول شریعت بہ تزکیہ نفس است۔ بہ کم خوردن و نوافل بسیار گزار دن خاصہ در شب۔ وحصولِ طریقت در تجلیہ روح است بداشتن روزھائے طی و بذکر خفی۔ بعد ازاں پردھائے دل سوراخ کشادہ گردند و تجلیہ آں جا حاصل شود۔ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَنَا جَلِیْسٌ مَنْ ذَکَرَنِیْ یعنی من ھمنشین کسے ام کہ مرایا و کند۔ حق تعالیٰ بندہ را بوصف نزدیک باشد ووصف نزدیک بودن آن است کہ ایں صفتِ گوھر کہ درون گنج دل است روشنی شود۔ اول گوھر ذکر ظاھر گردد۔ و وصفِ گوھر آن است کہ کل وجوہ موجود منفرد گرداند۔ چنانچہ یَاعَبْدِیْ اَنَا عِنْدَ ظَنِّکَ وَاَنَا مَعَکَ اِذَا دَعَوْتَنِیْ ذِکْرًا کَثِیْرًا۔ ایں جا حاصل آید کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْءٍ فَکَثَرَ ذِکْرَہٗ قطعہ:

نفس وروح تا نگردد یک جا
واحد نشود بذکر ذاکراں مذکور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



باش اے زاھد مدام از تفرقہ دور
ھاں تانشوی بذکر ظاھر مغرور

اردو ترجمہ (9):

عزیز من! حصول مدعا کے لئے عمل کے تین درجے ہیں۔ ایک شریعت دوسرا طریقت اور تیسرا حقیقت۔

شریعت کے لئے تزکیہ نفس۔ کم کھانا اور بہت زیادہ نفل پڑھنا بالخصوص رات کو ضروری ہے اور طریقت تجلیہ روح اور صیام طی (دوسرے دن افطار کرنے والے روزے) اور ذکر خفی کے شغل سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بعد دل کے پردوں کا سوراخ کھلتا ہے اور تجلیہ حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ یعنی میں اس کا ہمنشین ہوں جو مجھے یاد کرے۔ حق تعالیٰ بندے کے وصف کے مطابق نزدیک ہوتا ہے اور نزدیک ہونے کا وصف یہ ہے کہ گوہر کی صفت جو دل کے خزانے میں ہے آشکارا ہو جائے۔

اول گوہر ذکر ظاہر ہو اور اس گوہر کا وصف یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ پر یقین کامل میں منفرد ہو جائے۔ پھر اسے یَاعَبْدِیْ اَنَا عِنْدَ ظَنِّکَ وَاَنَا مَعَکَ اِذَا دَعَوْتَنِیْ ذِکْرًا کَثِیْرًا کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ مَنْ اَحَبَّ شَیْءٍ فَکَثَرَ ذِکْرَہٗ (جس کو کوئی زیادہ محبوب رکھتا ہے وہ اسی کا کثرت سے ذکر کرتا ہے) قطعہ:

نفس وروح تانگردد یک جا
واحد نشود بذکر ذاکران مذکور
باش اے زاھد مدام از تفرقہ دور
ھاں تانشوی بذکر ظاھر مغرور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



یعنی جب تک ذکر کرتے وقت نفس دل اور روح کو یک جا نہ کرلے وہ ذاکر ہی نہیں کہلا سکتا اے زاہد ہمیشہ تفرقہ سے الگ رہ تا کہ تجھ میں ذکر سے غرور پیدا نہ ہو۔

## فارسی متن(10):

بعد ازاں وصفِ گوھر عشق گردد ووصفِ گوھر عشق آنست کہ درھمہ حال اشتیاق و دراندوہ حیرانی باشد۔ وآں بیخودیست وخود باخود است۔ مولی دردے پدید آید بعد ازاں وصفِ گوہر محبت پیدا شود ووصفِ گوھر محبت آنست کہ راضی باشد وھمہ حال رضارا جوید وحق تعالیٰ نیز ازاں بندہ راضی باشد۔ بعد ازاں وصفِ گوھر سر ظاہر گردد۔ ووصفِ گوھر سرّ آنست کہ آگاھی از روئے ارادت موھبتِ الھی بندہ راسی دھد۔ بعد ازاں وصف گوھرِ روح ظاھر گردد۔ ووصف گوھر روح آنست کہ ھیچ ساعتے ازاں ساعتہا کہ گفتہ شد از طاعت حق تعالیٰ خالی نباشد۔ بعد ازاں وصفِ گوھر معرفت پیدا آید۔ ووصفِ گوھرِ معرفت آنست کہ ھرچہ بہ بیند حق بیند وھرچہ شنود حق شنود وھرچہ گوھر حق گوید واز وھرچہ رود حق رود۔ بعد ازاں گوھر فقر پیدا شود۔ ووصفِ گوھر فقر آنست کہ از کل اشیا مستغنی باشد کہ الفقر لا یحتاج الا الی اللہ دیگر کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف یعنی بودم من گنج مخفی پس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



درست داشتم که شناختہ شوم بیافریدم خلق مرآئینہ شناختہ شدم۔

اردو ترجمہ (10):

اس کے بعد گوہر عشق کا وصف ظاہر ہوتا ہے اور اس (گوہر عشق) کا وصف یہ ہے کہ ہر عاشق کو ہر وقت اشتیاق، غم اور حیرانی لاحق رہتی ہے اور وہ عاشق بظاہر بے خود نظر آتا ہے مگر حقیقت میں باخود ہوتا ہے اور دیکھنے میں دیوانہ دکھائی دیتا ہے۔

پھر گوہر محبت کا وصف پیدا ہوتا ہے اور گوہر محبت کا وصف یہ ہے کہ محب راضی بقضا رہتا ہے اور اسے ہر وقت اللہ کی رضا کی طلب رہتی ہے اور اس بندے سے اللہ بھی راضی ہوتا ہے۔

پھر گوہر سر کا وصف ظاہر ہوتا ہے اور وصفِ گوہر سر یہ ہے کہ بندہ اپنی ارادت کے مطابق انعامات الٰہی سے آگاہی رکھتا ہے۔

پھر وصفِ گوہر روح آشکار ہوتا ہے اور وصفِ گوہر روح یہ ہے کہ بندہ بیان کردہ ساعتوں میں کسی ساعت بھی حق تعالیٰ کی عبادت سے خالی نہیں ہوتا۔

پھر وصفِ گوہر معرفت پیدا ہوتا ہے اور وصفِ گوہر معرفت یہ ہے کہ بندہ جو کچھ دیکھتا ہے حق دیکھتا ہے جو کچھ سنتا ہے حق سنتا ہے اور جو کچھ کہتا ہے حق کہتا ہے اور جو کچھ اس سے سرزد ہوتا ہے حق سرزد ہوتا ہے۔

پھر وصفِ گوہر فقر ظاہر ہوتا ہے اور وصفِ گوہر فقر یہ ہے کہ وہ ہر شئے سے مستغنی (بے پرواہ) ہو کیونکہ اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ (فقر کو اللہ کے سوا اور کسی کی احتیاج نہیں ہوتی) اور دوسرا امر یہ کہ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اَعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ (یعنی میں مخفی خزانہ تھا۔ پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو میں نے خلقت پیدا کی اور بے شک پہچانا گیا)۔

## فارسی متن (11):

و دل رابیت الرب گوئیند وایں جا درست آمد واکنوں تحقیق شد کہ دل حرم خاصہ خدائے تعالیٰ است ۔ چنانچہ در خبر آمدہ است۔ قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُ مِنْ نُوْرِیْ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَیْ مُنَوِّرُھَا وَھَادِیْ اَھْلَھَا اگر خدائے تعالیٰ رانور بگوییم وصفِ عرض لازم آید۔ (العرض مایقوم بغیرہ) وایں جائز نیست۔ خدائے تعالیٰ خالقِ اجسام است و جسم وجوھر نیست و خدائے تعالیٰ روشن کنندۂ آسمانہا وزمین باست۔

## اردو ترجمہ (11):

اور دل کو خانۂ خدا کہتے ہیں اور اسی جگہ اس کا مقام ہے اور اب تحقیق ہو گیا کہ دل خاص حرم الٰہی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام مومن میرے نور سے) اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَیْ مُنَوِّرُھَا وَھَادِیْ اَھْلَھَا (یعنی اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے یعنی زمین و آسمان کو روشن کرنے والا اور ہدایت کرنے والا)۔

اگر ہم حق تعالیٰ عزوجل کو نور کہتے ہیں تو وصفِ عرض لازم آتا ہے اور العرض مایقوم بغیرہ (اور عرض وہ ہے جو اپنے غیر کے ساتھ قائم ہو) اور یہ کہنا جائز نہیں۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ اجسام کا خالق ہے اور جسم و جوہر نہیں۔ وہ زمین اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



آسمانوں کو روشن کرنے والا ہے۔

## فارسی متن (12):

عزیزِ من بشنو کہ چگونہ روشن گردانیدہ است۔ حضرت جل جلالہ پیش از خلقت واحد وفرد و قیوم بود۔ خواست کہ آشکارا کند اول روح پیغمبر علیہ السلام۔ پس نور دل رابیا فرید وایں نور خدائے عزوجل است۔ قال النبی علیہ السلام انا من نور اللہ والمومن من نوری یعنی من از نور خدائے تعالیٰ ام ومومناں از نور من اند۔ فاما آفرنیش ایں نور دل نہ لکھ ہشتاد ہزار پہنا بود۔ حاکیا عن اللہ تعالیٰ لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدالمومن ازیں مراد وسعت در دل است چنانچہ می فرماید این است فراخی قدرت من در دل بندۂ مومن کہ نور دل است نہ صد ہزار سال از قبضہ قدرتِ خدا جد گردانید۔ ایں دل التماس کرد الٰہی سیدی و مولائی بندہ را طاقت فراق نیست۔ چندیں ہزار سال بعشق و محبت خود پرورش دادی۔ اکنوں تبوجد انتوانم شد فرمان حضرت عزت رسید کہ اے بندہ مومن ترابا خواست من کارنیست۔ ما ترا برائے اظہار وحدانیت خود آفریدہ ام۔ بعد ازاں نور دل از دردِ فراق نہصد ہزار سال دیگر بہ بحر مستغرق بماند۔ بعد ازاں درد فراق (جدائی) از نظر مرحمت خدائی چنداں آہ از دیدہ پیدا شد کہ دریا گشت۔ آں رابحر الحیوان گونید۔ حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



عزت تازیانه قهر نور دل رابزد۔ غلبه قهر باوذالش پیدا شد و از سختی دونور آتش بجست۔ یکے نور عزرائیل دوم نور گندم۔ بعده ازیں نور دل نهصد ہزار سال دیگر چوں چرخ می گشت واز جزائے نور دل ذرہ ذرہ می شد۔ بعد ازاں اجزاے دراز نور دل را حضرت عزت سه قسم گردانید۔ از قسم اول سرها آفرید واز قسم دوم جانها آفرید واز قسم سوم نورها آفرید ونور دل منکسر گردانید۔ اما عند قلب منکسرة لا جلی حضرت عزت جل جلاله که من نزدیك شکسته دلاں ام۔ بعد ازاں حق تعالی بقیه اجزائے نور گوهر دل نهصد هزار سال در عالم درازی مشغول داشت تا مقام قرب فراموشی کرد۔ حضرت عزت بار دیگر بقیه اجزائے نور دل را گودانید آفرید گار عالم ایں ده گوهر رانهصد هزار سال دیگر بنظرِ حکمت پرورش داد۔ اول ازاں گوهر آسمانها وزمین آفرید۔ دوم گوهر عشق۔ سوم گوهر کرسی۔ چهارم گوهر لوح۔ پنجم گوهر قلم۔ ششم گوهر بیت المعمور۔ هفتم گوهر دوزخ۔ هشتم گوهر شمس۔ نهم گوهر قلم۔ دهم گوهر قلب۔

اردو ترجمہ (12):

اے عزیز! سُن کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو کس طرح روشن کیا ہے۔ وہ خلقت سے پہلے واحد۔ فرد اور قیوم (تھامنے والا) تھا۔ اس نے چاہا کہ مخلوقات کو پیدا کرے۔ اس لئے اس نے پہلے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی روح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



پیدا کی۔ پھر نور دل کو پیدا کیا اور یہ خدائے عزوجل کا نور ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُ مِنْ نُوْرِیْ یعنی میں حق تعالیٰ کے نور سے ہوں اور مومن میرے نور سے ہیں۔

لیکن نور دل کی پیدائش نو لاکھ اسی ہزار تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدالمومن (یعنی زمین وآسمان میرے متحمل نہیں لیکن مسلمان بندے کا دل اس کا متحمل ہے) اس سے مراد مومن کی وسعت قلب ہے۔

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میری قدرت کی وسعت نے بندۂ مومن کے دل میں جو نور دل ہے اُسے نو لاکھ سال پہلے اپنے قبضۂ قدرت سے جدا کر دیا۔ تو دل نے التماس کی۔ یااللہ! تو میرا سید اور مولا ہے۔ مجھے جدائی کی تاب نہیں تو نے مجھے اتنے ہزار سال اپنے عشق ومحبت میں پرورش کیا۔ اب میں جدا نہیں رہ سکتا۔ اس پر حضرت عزت کا فرمان پہنچا کہ اے بندۂ مومن تجھے میری رضا میں دخل دینے کا کیا کام۔ میں نے تجھے اپنی وحدانیت کے اظہار کے لئے پیدا کیا ہے۔

اس کے بعد نور دل نو لاکھ سال اور بحر ہجر میں مستغرق رہا۔ پھر خدائے تعالیٰ نے جو نظر رحمت کی تو اس کی آنکھوں سے فراق و جدائی کے درد کی وجہ سے اتنا پانی نکلا کہ دریا ہو گیا۔ اس دریا کو بحر العیون کہتے ہیں۔ حضرت عزت نے قہر کا تازیانہ دل کو مارا۔ غلبہ قہر سے ہوا اور آگ پیدا ہوئی۔ اور ان سے ایک نور عزرائیل اور ایک نور گندم ظاہر ہوا۔ اس کے بعد نورِ دل نو لاکھ سال اور چرخ کی طرح پھرتا رہا۔ اور نورِ دل کے اجزا ذرہ ذرہ ہو گئے۔

پھر حضرت عزت نے نورِ دل کے ان اجزا کو تین حصوں میں منقسم کر دیا۔ ایک سے سر پیدا کئے۔ دوسرے سے جانیں اور تیسرے سے بہت سے نور۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اور نورِ دل کو منکسر (شکستہ) کر دیا۔ اسی لئے فرمایا کہ اَنَا عِنْدَ قَلْبِ مُنْکَسِرَۃٍ لَا جَلِّیْ (یعنی میں شکستہ دلوں کے نزدیک ہوں) پھر حق تعالیٰ نے نورِ گوہر دل کے اجزاء کو نو لاکھ برس عالم درازی میں مشغول رکھا۔ حتیٰ کہ مقام قرب فراموش ہو گیا۔ حضرتِ عزت نے دوسری دفعہ نور دل کے باقی اجزاء کو گوہر بنا دیا۔ پھر جہان کو پیدا کرنے والے (خدا) نے ان دس گوہروں کو نو لاکھ سال اور نظر رحمت سے پرورش کیا۔

پہلے اس گوہر سے زمین اور آسمان پیدا کئے۔ پھر دوسرا گوہر عشق بنایا۔ تیسرا گوہر کرسی۔ چوتھا گوہر لوح۔ پانچواں گوہر قلم۔ چھٹا گوہر بیت المعمور۔ ساتواں گوہر دوزخ۔ آٹھواں گوہر شمس۔ نواں گوہر قمر۔ اور پھر گوہروں سے دسواں گوہر دل پیدا کیا۔

## فارسی متن (13):

آخر پروردگار عالم جل جلالہٗ ازیں دہ گوھر ھا گوھر دل آفریدہ است۔ چنانچہ درخبر است قلب المومن اکبر من العرش و اوسع من الکرسی۔ معنی چنیں باشد کہ دل مومن بزرگ تراست از عرش و فراخ تراست کرسی۔ ایں گوہر را گنج خویش گردانیدہ است۔ دوریں گنج ھفت گنج دیگر است۔ در ھر گنجے گوھر نہادہ است۔ اول گوھر عشق است۔ دوم گوھر محبت۔ سوم گوھر سر۔ چہارم گوھر روح۔ پنجم گوھر معرفت۔ ششم گوھر فقر، ھفتم گوھر ذکر است۔ حضرت حق جل وعلا ایں گوھر دل چندیں ھزار سال در عالم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



غیب نہاں داشت تا خاکِ آدم جمع گردانیدو خمیر کرد۔ حاکیاً عن اللہ تعالیٰ خُمِرَتْ طِیْنَتَ اٰدَمَ بِیَدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا۔ حق تعالیٰ گلِ آدم رابید قدرت خویش چہل صباح خمیر کرد۔ بعد ازاں ترکیب قالب کرد۔ دور قالب طاق سینہ آفرید۔ وایں گوہر گنج دل را بطاق سینہ نہاد و جملہ اسماء معلوم گردانید۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّھَا ۔ سہتر آدم علیہ السلام بحکم فرمان ایں را در بہشت نہاد وآں گندم بحرد نہادن فی الحال در برآمد و درخت مہیب و خوشہ دار گشت و ھریک بمثل سبوئے کلاں و دانۂ او مانند بیضہ ہیمرغ و درون گندم مایہ مثل شہد و شیر بنہاد۔

ایں دانہ بلا ازبرائے حجاب آدم صفی اللہ صلواۃ اللہ علیہ انہادہ اند۔ گوہر عشق بجنید باگوہر محبت آمیخت۔ وگوہر سر جمیع علوم آگاھانید ۔ وگوہر روح در تحیر بماند و گوہر معرفت حق رابحق شناخت۔ وگوہر فقر سلطنت خود روشن نمود و جملہ اعضا درتحرک آمد ندو عطسہ زدندو گوہر ذکر ثنائے حق و حمدِ باری تعالیٰ بجا آورد۔ وایں ھفت گوہر خاکی رابکار خمار و رفراق سالہا یاد آوردوسی ھزار سال مدھوش و بے ھوش شد۔

اردو ترجمہ (13):

اور جو حدیث میں ہے کہ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ اَکْبَرَ مِنَ الْعَرْشِ وَاَوْسَعَ مِنَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اَلْکُرْسِیُّ یعنی مومن کا دل عرش سے بڑا اور کرسی سے زیادہ وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس گوہر کو اپنا خزانہ بنایا ہے۔ اور اس خزانے میں سات خزانے اور ہیں اور ہر خزانے میں گوہر رکھے ہیں۔ ایک گوہر عشق ہے۔ دوسرا گوہر محبت۔ تیسرا گوہر سرّ۔ چوتھا گوہر روح۔ پانچواں گوہر معرفت۔ چھٹا گوہر فقر۔ ساتواں گوہر ذکر۔

حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ اس گنج گوہر دل کو کئی ہزار سال عالم غیب میں چھپائے رکھا۔ حتیٰ کہ خاکِ آدم جمع فرما کر خمیر کی۔ جیسا کہ فرمایا خَمَّرْتُ طِیْنَتَ اٰدَمَ بِیَدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا یعنی حق تعالیٰ نے آدم کی مٹی کو اپنے قدرت کے ہاتھ سے چالیس صباح خمیر کیا۔ پھر اسے ترکیب سے قالب میں ڈالا۔ اور قالب میں سینے کا طاق پیدا کیا۔ اور اس گوہر گنج دل کو طاق سینہ میں رکھا اور تمام اسما سکھائے جیسا کہ قرآن شریف کی آیت وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا سے ظاہر ہے۔

مہتر آدم علیہ السلام نے حکم الٰہی سے گندم کو بہشت میں رکھا اور وہاں سے رکھتے ہی اُگی۔ اور بڑی مہیب خوشہ دار درخت بن گئی۔ اس کا ہر خوشہ مکے کی طرح اور ہر دانہ سیمرغ کے انڈے جتنا تھا اور گندم کے اندر شہد جیسی مٹھاس تھی۔ یہ دانۂ بلا آدم صفی اللہ علیہ السلام کے لئے بطور حجاب رکھا گیا۔

پھر گوہر عشق نے جنبش کی اور گوہر محبت ملاقی ہوا اور گوہر سرّ نے تمام علوم ضبط کر لئے۔ گوہر روح پر ہیبت طاری ہوئی اور گوہر معرفت نے حق سے حق کو پہچان لیا۔ گوہر فقر نے اپنی سلطنت چمکائی۔ تمام اعضا حرکت میں آئے اور چھینک ماری اور گوہر ذکر نے ثنائے حق اور حمد باری تعالیٰ ادا کی اور ان سات نے خاکی گوہر کو خمار کاری میں سالوں کے فراق کو یاد کیا اور وہ تیس ہزار سال مدہوش اور بے ہوش پڑا رہا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## فارسی متن(14):

حضرت عزت خلعتِ رحمت پوشانید و فرمان داد که باترا خلیفه خود گردانیدم و مہتر جبرائیل علیه السلام رافرمان داد که تخت در بہشت درمیان نہال گندم بیارا ید و آدم علیه السلام رابر تخت نشاند۔ فرمان رسید که جمله ملائك سجده کنند۔ همه فرشتگان سجده کردند مگر ابلیس لعین سجده نکرد حق سبحانه تعالیٰ بتا زیانه قهر ابلیس رابزد۔ ونور آتش خناس دروجود بجسبت۔ آدم علیه السلام متعجب نماند و گفت در زیر ایں حکمت است که اور اتوفیق سجده کردن نداد۔ گراد مخالف من خواهد بود و در عالم تنگ و مدهوش گشت۔ آدم علیه السلام گوشت شد و غزابه مایه گندم باولین نفس که در جسم دم بود آدم صفی الله صلوات الله علیه را قوت حاصل شدو چند اعضاے دیگر بحکمت حق تعالیٰ آفریده شدندو دیگر جگر و شش و جمله آلت و مثل که درون جسم است۔

عزیز من بمه که مایه گندم است جسم و جمله اعضاے همه غذاے مایه گندم بر لفظ اسرار در صلب قرار داد و دیگر هم ازیں غذائے میکنیم۔ حوا از پہلوے چپ آدم صلوات الله علیه آفریدو اولاد اوراد۔ اکنوں اے عزیزِ من مقصود از آفرنیش آدم صلوات الله علیه اظہار وحدانیت حق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



تعالیٰ بود۔

## اردو ترجمہ (14):

پھر حضرت عزت جل وعلا نے رحمت خلعت اسے پہنایا اور حکم دیا کہ ہم نے تجھے اپنا خلیفہ مقرر کیا اور مہتر جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ بہشت میں گندم کے درخت کے درمیان تخت آراستہ کریں اور آدم علیہ السلام کو تخت پر بٹھائیں۔ پھر باری تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ تمام فرشتے اسے سجدہ کریں۔ سب ملائک نے سجدہ کیا۔ مگر ابلیس لعین نے بغاوت کی۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے اسے قہر کا تازیانہ مارا اور نورِ آتش سے خناس وجود و پذیر ہوا۔ حضرت آدم علیہ السلام متعجب ہوئے اور کہا کہ اس میں کوئی حکمت ہو گی کہ اسے سجدہ کرنے کی توفیق نہ دی۔ شاید وہ میرا مخالف ہو گا۔ پھر اس پر تنگی اور مدہوشی کی حالت طاری ہو گی۔

پھر آدم علیہ السلام خاکی پُتلے سے گوشت بن گئے اور غذا مایہ گندم سے ہوئی۔ جسم میں سانس پھرتے ہی آدم صفی اللہ علیہ السلام کو قوت حاصل ہو گئی اور چند دوسرے اعضا حق تعالیٰ کی حکمت سے پیدا ہو گئے مثلاً جگر اور پھیپھڑے وغیرہ جو جسم میں ہیں۔

عزیز من! انسان کا سارے جسم اور اعضا کی غذا مایہ گندم ہے۔ اور اسی سے انسان کی تخلیق اور پرورش ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے بائیں پہلو سے حوا کو پیدا کیا اور ان سے نسل آدم بڑھی اور پھیلی۔

اے میرے عزیز! آدم علیہ السلام کی پیدائش سے مقصود وحدانیت حق تعالیٰ کا اظہار تھا اور بس۔

تمت الرسالۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



# اغراض و مقاصد

## صوفی کونسل پاکستان

قائم شدہ ۱۴۲۹ ہجری / ۲۰۰۸ عیسوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فقیر نے ۱۴۲۹ ہجری بمطابق ۲۰۰۸ عیسوی کو صوفی کونسل پاکستان کی بنیاد رکھی جس کے سرپرستِ اعلیٰ حضرۃ سید پیر طاہر علی الگیلانی الحجروی مدظلہ العالی اور بانی وصدر راقم الحروف فقیر وقاص قلندری عفی عنہ ہیں۔ اس تنظیم کے بنیادی اغراض و مقاصد یہ ہیں۔

(۱) تحفظِ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲) تحفظِ ناموسِ اہل بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم۔

(۳) تحفظِ ناموسِ صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم۔

(۴) تحفظِ ناموسِ اولیاء وصوفیاء اکرام رضی اللہ عنہم۔

(۵) تحفظ تقدسِ مزاراتِ صوفیاء اکرام رضی اللہ عنہم۔

(۶) قدیم عربی و فارسی و اردو کتبِ تصوف کے تراجم و اشاعت۔

(۷) صوفیاء و اولیاء کے کلام حقائق و اسرار کی تشریح۔

(۸) کونسل ہر اس کام کے لئے کوشاں ہے کہ جس سے دکھی انسانیت مستفید ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



# صوفی کونسل پاکستان

## ممبر شپ فارم

ممبر شپ نمبر _____ تاریخ _____

نام _____ ولدیت _____

تاریخ پیدائش _____ پیشہ _____

شناختی کارڈ نمبر _____

پتہ _____

_____

فون نمبر _____ موبائل نمبر _____

نوٹ: ممبر شپ فارم کے ہمراہ 2 شناختی کارڈ سائز تصاویر ساتھ لائیں اور شناختی کارڈ کی 2 عدد فوٹو کاپی بھی ہمراہ لائیں۔ ممبر شپ فیس مبلغ -/200 روپے ہے۔

دستخط درخواست دہندہ

کی درخواست ممبر شپ قبول کر لی گئی ہے/مسترد کر دی گئی ہے

صدر _____

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



# قوائد و ضوابط

1. کوئی بھی شخص جو اس کونسل کے اغراض و مقاصد کا پابند ہو وہ اس کا ممبر بن سکتا ہے۔
2. قواعد و ضوابط سے مکمل اتفاق رکھتا ہو، ہر میٹنگ میں باقاعدگی سے شرکت کرے، کونسل کی بہتری کیلئے ہمہ وقت سرگرم رہے اور اس کے منافی سرگرمیوں سے مکمل اجتناب کرے۔
3. رکن بورڈ کی رکنیت تا عمر ہوگی۔
4. تفویض کردہ شعبہ میں ترقی کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال بھی کرے اور اس کے اثرات بھی نظر آئیں۔
5. کونسل کے قوانین، مقاصد، مسلک اور شہرت کے منافی سرگرمیوں سے اجتناب کرے۔

ممبر شپ فارم کو مکمل کر کے

نعیم جیولرز 125 کرشنا گلی باغبانپورہ لاہور، پاکستان

یا

فارم میں دی گئی معلومات

Suficouncil@hotmail.com

پر E-mail کریں

0346-4440112

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

# مطبوعات صوفی کونسل پاکستان

**مراۃ العارفین** (عربی) اُردو ترجمہ

مصنف: حضرۃ سید الشہداء امام حسین ابن علی کرم اللہ وجہہ

**طواسین** (عربی) اُردو ترجمہ

مصنف: حضرۃ ابو مغیث حسین بن منصور حلاج رضی اللہ عنہ

**کشف الاسرار** (فارسی) اُردو ترجمہ

مصنف: حضرۃ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ

**اشلوک** (پنجابی) اُردو ترجمہ (مجموعہ کلام)

مصنف: حضرۃ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ

**اعلام الھدیٰ وعقیدہ ارباب التقیٰ** (عربی) اُردو ترجمہ

مصنف: حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ

**رسالہ تھنیت** (فارسی) اُردو ترجمہ

مصنف: حضرۃ سخی شاہ حسین المعروف مادھو لعل حسین رضی اللہ عنہ

**تذکرۂ قلندریہ** (احوال مشائخ حجرہ شاہ مقیم رضی اللہ عنہ)

مصنف: فقیر وقاص علی قلندری

**اسرار نامہ اسم تاریخی عین الفقر فخری** (مجموعہ کلام اسرار)

مصنف: فقیر وقاص علی قلندری

**مراۃ العین فی مناقب الشاہ حسین** احوال و مناقب حضرۃ ابو اللیل حسین رضی اللہ عنہ

مصنف: فقیر وقاص علی قلندری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari